تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تیسری عالمی ایٹمی جنگ

(حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی پیشگوئیاں وارشادات کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16)

یعنی ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے جب تک ہم وہاں کوئی نبی مبعوث نہ کرلیں۔

ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عِشرت کدے
شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اِک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار

معزز سامعین! مجھے آج آپ حاضرین کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی پیشگوئیاں وارشادات کی روشنی میں تیسری عالمی ایٹمی جنگ کا تذکرہ کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اپنی کتاب "تجلیات الٰہیہ" کے پہلے صفحہ پر دنیا پر آنے والی بڑی جنگوں کی خبر دی ہے۔ آپ علیہ السلام اپنے ایک الہام کے بارے میں فرماتے ہیں:

"چمک دکھلاؤں گا اپنے نشان کی پنج بار"

اِس الہام کی تشریح کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"اس وحی الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں کہ میں اس کی طرف سے ہوں، پانچ دہشتناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلے سے آئیں گے تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں اور ہر ایک میں ان سے ایسی چمک ہوگی کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 395)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں زلزلہ کی تعبیر ایک بہت بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کی وفات کے تقریباً 6 سال بعد جنگ عظیم اول کی صورت میں تباہی آئی۔ جب کہ دوسری عالمگیر تباہی جنگ عظیم دوم کی شکل میں 1939-1945ء میں ہوئی۔ ان دونوں جنگوں میں لاکھوں کے حساب سے تباہی ہوئی اور لوگ مارے گئے۔ اب تیسری عالمگیر تباہی کے بادل سروں پر منڈھلا رہے ہیں۔ جس میں آپ علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں مذکور ایک واضح

علامت جو ابھی پوری طرح پہلی دو جنگوں میں ظاہر نہیں ہوئی، یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں دنیا کے بعض حصوں سے انسانی اور حیوانی زندگی مکمل طور پر مفقود ہو جائے گی، چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا، ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 368)

نیز فرمایا:

”اس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھؤاں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی، یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ میں، بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 98)

سامعین! حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رہے کہ جس عذاب کے لئے یہ پیشگوئی ہے، اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ عادتِ الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہوگا ورنہ کوئی اور جاں گداز اور فوق العادت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔“

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

پھر فرمایا:

”کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہر گز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا.... اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 269)

میرے پیارے بھائیو! یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کی ایک بڑی علامت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا مرکز ملک شام ہوگا، جیسا کہ ایک جگہ میں ذکر ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ.... دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاد کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی، ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔“

(تذکرۃ المہدی، حصہ دوم، صفحہ 3)

ملکِ شام وہ علاقہ جسے اصطلاحاً مڈل ایسٹ (شرق اوسط کے ممالک) کہتے ہیں۔

سامعین! آئیں! اب اِس حوالے سے خلفاء کے اِرشادات ملاحظہ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورت الدخان آیات 11-12 کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ الفاظ (بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ) بتاتے ہیں کہ اس آیت میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کا ذکر ہے، جن کے پھینکنے پر تمام اطراف میں دھواں پھیل جاتا ہے اور ان بموں کو اس وقت سائنسدان قیامت کا پیش خیمہ بتا رہے ہیں۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ، نے لندن کے وانڈز ورتھ ہال میں منعقد ہونے والے ایک تاریخی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے، جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ، یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست، ہر دو تباہ ہو جائیں گے، ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی، ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا....شاید آپ اسے آفسانہ سمجھیں مگر جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے، وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں، کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ، صفحہ 9)

سامعین! تیسری عالمگیر جنگ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، نے بھی بعض وضاحتیں فرمائی ہیں۔ چنانچہ آپؒ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی زلزلوں سے متعلق پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"ان زلازل کو آپ علیہ السلام نے عالمی جنگوں سے تعبیر فرمایا۔ ان میں سے ابھی ایک تیسری جنگ بھی ہونا باقی ہے.... اگرچہ دنیا کے دانشور پوری کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح یہ تیسری جنگ کا زلزلہ ٹال دیں۔ مگر ناممکن ہے کہ وہ ایسا کر سکیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فرقان عطا ہوئی، اس فرقان میں ان زلزلوں کی پیشگوئی بھی شامل تھی۔"

پھر فرمایا۔

"یہاں مَیں 'پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی' کا مضمون آپ کو سمجھا دوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں صرف اس بہار کا ذکر ہے جو مارچ / اپریل میں ہمارے ملک میں آتی ہے۔ لیکن بعض اور ملکوں میں وہ مئی میں بھی آتی ہے، جون میں بھی آتی ہے۔ گویا بہار کے موسم شمال اور جنوب میں بدلتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے مَیں نے غور کیا تو مجھے خیال آیا کہ بہار سے مراد قوموں کے عروج کا وقت ہے یا قوموں کا مالی نظام اور قوموں کی فتوحات (جب) ایک خاص عروج کو پہنچ جاتی ہیں تو وہ وقت ہوتا ہے جب لازماً بحران آنا ہوتا ہے اور ہمیشہ وہی بحران ہے جو جنگوں پر منتج ہوا کرتا ہے....پس 'پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی' سے مراد یہ ہے کہ ایسی بہار آنے والی ہے، آئندہ بھی آیا کرے گی کہ قومیں سمجھیں گی کہ ہم اپنی ترقی کے عروج تک جا پہنچے ہیں۔ اس وقت خدا کی بات ضرور پوری ہوگی اور انہیں ان زلازل کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا اور پھر آپ نے بھی جنگ عظیم اول کو ان موعودہ زلازل میں سے پہلا زلزلہ اور جنگ عظیم دوم کو دوسرا زلزلہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: 'اور اب تیسرا زلزلہ بھی ضرور آنا ہے.... میں خیال کرتا ہوں کہ بعید نہیں کہ ہماری زندگیوں میں آئے تا کہ اس کے بعد ہونے والی فتح اسلام کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔"

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22، اپریل 2003ء کو منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد دنیا میں امن کے بارے میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ از قسم پرنٹ میڈیا اور ڈیجیٹل الیکٹرانک میڈیا، مختلف سربراہان مملکت اور عیسائیوں کے مذہبی پیشوا کو خطوط لکھ کر اور بیت الفتوح لندن میں سالانہ امن کانفرنسز کے قیام سے ایک مہم شروع کر رکھی ہے۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف پارلیمنٹس میں جا کر خطابات بھی فرمائے، جیسے یورپین پارلیمنٹ، کیپیٹل ہل (USA) وغیرہ میں جا کر مقتدر لوگوں کو امن کی طرف بلایا، جن میں مختلف عناوین از قسم ایٹمی جنگ کے تباہ کن نتائج اور کامل انصاف کی اشد ضرورت، امن عالم وقت کی ضرورت، وطن سے محبت کے متعلق اسلامی تعلیمات، امن کی کنجی۔ بین الاقوامی اتحاد، انصاف کی راہ۔ قوموں کے مابین انصاف پر مبنی تعلیمات، اسلام امن اور محبت کا مذہب، کیا مسلمان مغربی معاشرہ میں ضم ہو سکتے ہیں نیز عالمی بحرانوں پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطاب "ایٹمی جنگ کے تباہ کن نتائج اور کامل انصاف کی اشد ضرورت" میں فرماتے ہیں:

"ساری دنیا میں بے چینی اور خلفشار پھیلتا اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آج کی دنیا میں تصادم، بے چینی اور بعض ممالک میں عوام آپس میں لڑائی اور جنگ کر رہے ہیں اور بعض ممالک میں عوام حکومت سے برسرپیکار ہیں یا اس کے برعکس حکام اپنے ہی عوام کے خلاف صف آرا ہیں... آج کے دَور میں خدا کی ایک قہری تجلی ایک اور عالمی جنگ کی

صورت میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسی جنگ کے بد اثرات اور تباہی صرف ایک روایتی جنگ یا صرف موجودہ نسل تک ہی محدود نہیں رہیں گے۔ درحقیقت اس کے ہولناک نتائج آئندہ کئی نسلوں تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔۔۔ اگر ایٹمی جنگ چھڑ جاتی ہے تو جو لوگ براہ راست اس کی زد میں آئیں گے ان کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ لوگ آناً فاناً ہلاک ہو جائیں گے یا مجسموں کی صورت میں منجمد ہو جائیں گے۔ پینے کا پانی، غذا اور سبزہ وغیرہ ایٹمی تابکاری سے ناقابل استعمال ہو جائیں گے۔ اس تابکاری کے اثرات سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی ہم اس کا صرف تصور کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر ایٹمی ہتھیار آج دوبارہ استعمال ہوتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ بعض ممالک کے کچھ حصے مکمل طور پر دنیا کے نقشے سے مٹ جائیں اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔۔۔ لہٰذا اس امن کانفرنس کے ذریعہ مَیں تمام دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کی تعلیمات اور پیغام محبت، ہمدردی، نرمی، امن اور آشتی کے سوا کچھ نہیں۔"

(امن کا پیغام، صفحہ 53-65 اردو ترجمہ)

سامعین! اسی طرح آپ نے دنیا کے مشہور بڑے بڑے مذہبی اور دنیاوی ملکوں کے سربراہوں کو خطوط لکھے جن میں اسرائیل کے وزیراعظم شامل ہیں جن کو لکھا:

"میری آپ سے درخواست ہے کہ دنیا کو جنگ کے دہانہ پر پہنچانے کی بجائے اپنی انتہائی ممکنہ کوشش کریں کہ انسانیت عالمی تباہی سے محفوظ رہے۔ باہمی تنازعات کو طاقت کے استعمال سے حل کرنے کی بجائے گفت و شنید اور مذاکرات کا راستہ اپنائیں تاکہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو تابناک مستقبل مہیا کر سکیں، نہ یہ کہ ہم انہیں معذوریوں کا تحفہ دینے والے ہوں۔"

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کو آپ ایدہ اللہ نے لکھا:

"آج ہر طرف اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے، یعنی دنیا کے کچھ خطوں میں چھوٹے پیمانہ پر جنگیں شروع ہو چکی ہیں جب کہ بعض اور علاقوں میں عالمی طاقتیں قیامِ امن کے بہانہ سے مداخلت کر رہی ہیں۔ آج دنیا کا ہر ملک یا تو کسی دوسرے ملک کی دشمنی پر کمربستہ ہے یا کسی دوسرے ملک کا حمایتی بنا ہوا ہے، لیکن انصاف کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف کوئی متوجہ نہیں۔ عالمی حالات کو دیکھتے ہوئے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک اور عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔"

پھر امریکہ کے صدر اوباما کو لکھا: "ہم سب جانتے ہیں کہ جنگ عظیم دوم کے بنیادی محرکات میں لیگ آف نیشنز کی ناکامی اور 1932ء میں رونما ہونے والا معاشی بحران سرفہرست تھا۔ آج دنیا کے چوٹی کے ماہرین معاشیات برملا کہہ رہے ہیں کہ موجودہ دَور کے معاشی مسائل اور 1932ء والے بحران میں بہت سی قدریں مشترک دکھائی دے رہی ہیں۔ سیاسی اور اقتصادی مسائل نے کئی چھوٹے ممالک کو ایک بار پھر جنگ پر مجبور کر دیا ہے اور بعض ممالک داخلی بدامنی اور عدم استحکام کا شکار ہیں۔ ان تمام امور کا منطقی نتیجہ ایک عالمی جنگ کی صورت میں ہی نکلے گا۔۔۔ بنی نوع انسان کو خدائے واحد کو پہچاننے کی سخت اور فوری ضرورت ہے جو سب کا خالق ہے اور انسانیت کی بقا کی یہی ایک ضمانت ہے ورنہ دنیا تو رفتہ رفتہ تباہی کی طرف گامزن ہے ہی۔"

سامعین! عوامی جمہوریہ چین کے وزیراعظم کو لکھا:

"میری دعا ہے کہ عالمی راہنما دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اقوام عالم اور افراد کے مابین موجود چھوٹے چھوٹے تنازعات کو عالمگیر بننے سے بچانے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں"

جبکہ برطانیہ کے وزیراعظم کو لکھا:

"میری درخواست ہے کہ ہم ہر جہت اور ہر ایک پہلو سے اپنی تمام تر سعی بروئے کار لا کر دنیا سے نفرت کو مٹا دیں۔ اگر ہم اس کوشش میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ کامیابی ہماری آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ہوگی اور ناکامی کی صورت میں ہماری آئندہ نسلیں ہمارے اعمال کی پاداش میں ایٹمی جنگ کی وجہ سے ہر جگہ تباہ کن نتائج کا سامنا کریں گی اور اپنی آنے والی نسلوں کو ایٹمی جنگ کے نتیجہ میں پھیلنے والی مسلسل تباہی کا تحفہ دے رہے ہوں گے اور یہ نسلیں اپنے ان بڑوں کو جنہوں نے دنیا کو عالمی تباہی میں دھکیل دیا، کبھی معاف نہیں کریں گی۔"

(عالمی بحران اور امن کی راہ۔ اردو ترجمہ، صفحہ 10-12)

مَیں آخر پر متحدہ روس کے صدر کے نام لکھے گئے خط کا ذکر کر دیتا ہوں حضور لکھتے ہیں:

"موجودہ حالات کے پیش نظر مَیں اپنے خطبات اور خطابات میں بلا امتیاز ہر ایک کو خالق حقیقی کی طرف سے عاید کردہ ذمہ واریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ شام کے تیزی سے بدلتے حالات اور آپ کی قابل تحسین کوشش نے مجھے آپ کو یہ خط لکھنے پر آمادہ کیا جب آپ نے دنیا کو میدان جنگ میں کودنے کی بجائے

باہمی بات چیت سے مسائل کو حل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ کسی ملک کے خلاف جارحیت نہ صرف اس خطہ میں جنگ کا باعث بن سکتی ہے بلکہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے۔ اس حوالہ سے ایک مؤقر مغربی اخبار میں آپ کے حالیہ مضمون پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی جس میں آپ نے نشان دہی کی ہے کہ ایسا طرزِ عمل انتہائی خطرناک اور جنگ کے شعلوں کو ہوا دینے والا ہو گا۔ آپ کے اس واضح اور امن پسند مؤقف کی وجہ سے بڑی بڑی طاقتیں اس سے باز رہیں اور انہوں نے جذبہ خیر سگالی کے ساتھ سفارت کاری کے ذریعہ گفت و شنید کا راستہ اختیار کیا۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ کے اس بر وقت قدم نے دنیا کو درپیش ایک بڑی تباہی سے بچالیا ہے۔"

(عالمی بحران اور امن کی راہ۔ اردو ترجمہ، صفحہ 264)

سامعین! یہ تو ہر ایک کہتا سنائی دیتا ہے کہ اگر تیسری عالمگیر ایٹمی جنگ لگ گئی تو بنی نوع انسان کا اس خطہ ارض سے خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایسے خطرناک، مہلک اور سریع الاثر ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں کہ ان کے استعمال سے چند لمحوں میں ہر ذی روح رخت سفر باندھ لے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ کے ساتھ احمدیت کا غلبہ وابستہ ہے۔ بے شک یہ جنگ اپنے ساتھ تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کے لشکروں کے لشکر لے آئے گی لیکن پھر بھی تمام بنی نوع انسان کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ عیسائیت اس تیسرے زور دار جھٹکے کے نتیجے میں پاش پاش ہو جائے گی اور پھر احمدیت کے غلبے کی ابتداپوری آب و تاب سے اپنے اندر درخشندہ پہلو لیے صفحہ زمین پر رونما ہو گی اور پھر یہ غلبہ تا قیامت رہے گا۔ اِن شاء اللہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ جس قدر خدا نے تباہی کا ارادہ کیا ہے وہ پورا ہو چکے گا۔ تب خدا کا رحم پھر جوش مارے گا اور پھر غیر معمولی اور دہشتناک زلزلوں کا ایک مدت تک خاتمہ ہو جائے گا اور جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا، ایسا ہی اس جگہ بھی ہو گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 339)

پھر فرمایا:

"نہ بُت رہیں گے، نہ صلیب رہے گی اور سمجھدار دلوں پر سے ان کی عظمت اٹھ جائے گی اور یہ سب باتیں باطل دکھائی دیں گے اور سچے خدا کا چہرہ نمایاں ہو جائے گا.... خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر دے گا اور وہی منکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں۔ خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہو گی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی۔ جس طرح بجلی مشرق و مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے، ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت میں ہو گا۔ تب جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے وہ سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی" (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 312)

حضرت خلیفۃُ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ایک خطاب میں اس جنگ کی ہولناکیوں سے اہل دنیا، بالخصوص اہل مغرب، کو انتباہ کرنے کے بعد فرمایا:

"پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا، اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہو گی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہو گا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف حضرت محمد رسول اللہؐ کے پیغام کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے۔" (امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ، صفحہ 10، فرمودہ 1967ء بمقام لندن)

اللہ تعالیٰ دنیا کو اسلام احمدیت کو جلد قبول کرنے کی توفیق دے تا کہ وہ اس عالمگیر تباہی سے بچائے جائیں۔

سخت ماتم کے وہ دِن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دِن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خُدائے ذوالعجائب سے پیار

(یہ تقریر مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب آف برطانیہ کے ایک مضمون سے تیار کی گئی ہے)